قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 09 دسمبر 2020ء | 23 ربیع الثانی 1442ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ:291

ارشاد باری تعالیٰ

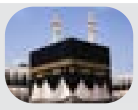

فَذَكِّرۡ اِنۡ نَّفَعَتِ الذِّكۡرٰی ﴿۱۰﴾ سَیَذَّكَّرُ مَنۡ یَّخۡشٰی ﴿۱۱﴾ وَ
یَتَجَنَّبُهَا الۡاَشۡقَی ﴿۱۲﴾ الَّذِیۡ یَصۡلَی النَّارَ الۡكُبۡرٰی ﴿۱۳﴾ ثُمَّ لَا
یَمُوۡتُ فِیۡهَا وَ لَا یَحۡیٰی ﴿۱۴﴾ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَكّٰی ﴿۱۵﴾ وَ ذَكَرَ اسۡمَ رَبِّهٖ
فَصَلّٰی ﴿۱۶﴾

(الاعلیٰ 10-16)

ترجمہ:۔ پس نصیحت کر۔ نصیحت بہر حال فائدہ دیتی ہے۔ وہ ضرور نصیحت پکڑے گا جو ڈرتا ہے۔ اور سخت بد بخت (شخص) اُس سے اجتناب کرے گا۔ جو سب سے بڑی آگ میں داخل ہوگا۔ پھر وہ اس میں نہ مرے گا اور نہ جئے گا۔ یقیناً وہ کامیاب ہوگیا جو پاک ہوا۔ اور اپنے ربّ کے نام کا ذکر کیا اور نماز پڑھی۔

فرمان خلیفہ وقت

دلوں کو مائل کرنا خدا کا کام ہے

’’ہر احمدی جو پاکستانی ہے عموماً اس کا باہر کے ملک میں آنا اس کے احمدی ہونے کی وجہ سے ہے۔ اس لئے جہاں دنیا کمانے کی طرف توجہ دیتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بنتے ہوئے ہفتہ میں کچھ وقت کم از کم ایک دن تو ضرور دعوتِ الی اللہ کے لئے نکالیں۔ یہاں جو چند سو احمدی ہیں اگر وہ فعال ہو جائیں تو تبلیغ کی رفتار کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔ جماعتی طور پر بھی تبلیغ کا پروگرام بنے اور ذیلی تنظیموں کی سطح پر بھی تبلیغ کا پروگرام بنے تو ایک بہت بڑے طبقہ میں نہیں تو کم از کم ایک خاصے طبقہ میں جماعتی تعارف ہو جائے گا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ آج کل ان لوگوں کو مذہب سے بھی لاتعلقی ہے اور ایک تعداد ایسی بھی ہے جن کو خدا تعالیٰ کے وجود پر ہی یقین نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ہی یقین نہیں ہے۔ پس ہر طبقہ کے لحاظ سے ان کو تبلیغ کی ضرورت ہے۔ بیشک یہاں کی اکثریت مذہب سے دوری کے باوجود کیتھولک اثر کے تحت اور ایک لمبا عرصہ عیسائیت کے زیرِ اثر رہنے کی وجہ سے اور اس ظالمانہ تاریخ کی وجہ سے جو مسلمانوں کو زبردستی عیسائی بنانے کی ثابت ہے، اور بعض خاندانوں اور قبیلوں میں یہ ظالمانہ قصے چلتے بھی چلے جا رہے ہیں، اب بھی روایتاً چل رہے ہیں، اسلام کے بارہ میں یہ لوگ اس وجہ سے سننا بھی نہیں چاہتے۔ لاتعلق ہیں یا خوفزدہ ہیں۔ لیکن اب بعض جگہ اس ملک میں بھی عیسائیت یا مذہب کے متعلق بے چینی کا اظہار ہونا شروع ہوگیا ہے۔ بلکہ ڈاکٹر منصور صاحب نے مجھے بتایا کہ ویلنسیا میں چارسو سالہ کوئی تقریب منائی جا رہی ہے اس میں یہ بھی اظہار ہو گا کہ ہم نے مسلمانوں کا جو جینوسائیڈ (Genocide) کیا یا بڑے وسیع پیمانے پر قتلِ عام کیا ہے، وہ غلط تھا اور ہمیں اس کی معافی مانگنی چاہئے۔ تو یہ احساس جو اَب ابھر رہا ہے اس کو مزید ابھارنے کے لئے ہمارے پاس ایسا لٹریچر اور تبلیغی کوشش ہونی چاہئے کہ اسلام

بقیہ صفحہ 8 پر

اس شمارہ میں

- دربارِ خلافت
- یا ربّ کسی معشوق سے عاشق نہ جُدا ہو (منظوم)
- امام مہدی کی علامات اور حضرت مسیح موعودؑ کا ظہور
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

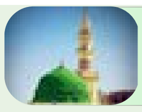

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اسے (دوسروں) تک ایسے ہی پہنچایا جیسے سنا تھا کیونکہ بہت سے لوگ جنہیں علم پہنچایا جائے (براہِ راست) سننے والے سے زیادہ اس کی سمجھ بوجھ رکھتے ہیں اور حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں۔

(ترمذی ابواب العلم باب ما جاء فی الحث علی تبلیغ السماع)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

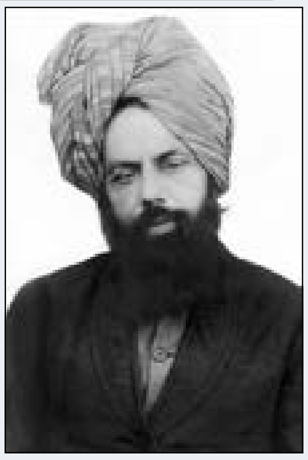

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج

انسان اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کرنے کے واسطے خدا تعالیٰ کی تجلیات اور زبردست نشانوں کا محتاج ہے۔ ضروری ہے کہ خدا کوئی ایسی راہ پیدا کر دے کہ انسان کا ایمان خدا تعالیٰ پر تازہ اور پختہ ہو جاوے اور صرف زبان تک ہی محدود نہ رہے بلکہ اس ایمان کا اثر اس کی عملی حالت پر بھی ظاہر ہو جاوے اور اس طرح سے انسان سچا مسلمان ہو جاوے۔ اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں الہاماً یہ فرمایا:

چو دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

یہ خدا کا کلام ہے۔ آج کل اگر عمیق نظر سے اور غور سے دیکھا جاوے تو زبانی ایمان ہی کثرت سے نظر آوے گا۔ پس خدا کا یہی منشاء ہے کہ لفظی اور زبانی مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنایا جاوے۔ یہودی کیا توریت پر ایمان نہیں لاتے تھے؟ قربانیاں نہ کرتے تھے؟ مگر خدا تعالیٰ نے ان پر لعنت بھیجی اور کہا کہ تم مومن نہیں ہو بلکہ بعض نمازیوں کی نماز پر بھی لعنت بھیجی ہے جہاں فرمایا ہے: وَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ۔ الَّذِیۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ۔ (الماعون:5-6) یعنی لعنت ہے ایسے نمازیوں پر جو نماز کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ صلوٰۃ اصل میں آگ میں پڑنے اور محبت الٰہی اور خوف الٰہی کی آگ میں پڑ کر اپنے آپ سے جل جانے اور ماسوی اللہ کو جلا دینے کا نام ہے۔ اور اس حالت کا نام ہے کہ صرف خدا ہی خدا اس کی نظر میں رہ جاوے اور انسان اس حالت تک ترقی کر جاوے کہ خدا کے بلانے سے بولے اور خدا کے چلانے سے چلے۔ اس کی کل حرکات اور سکنات اس کا فعل اور ترکِ فعل سب اللہ ہی کی مرضی کے مطابق ہو جاوے، خودی دور ہو جاوے۔

غرض یہ باتیں ہیں اگر خدا تعالیٰ کسی کو توفیق دے تو۔ مگر جب تک خدا کسی کے دل کے دروازے نہ کھولے۔ کوئی کچھ نہیں کرسکتا۔ دلوں کے دروازے کھولنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ اِذا اَرادَ اللّٰہ بِعَبدٍ خَیرًا اقام واعظًا فی قلبہٖ۔ جب انسان کے اچھے دن آتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو انسان کی درستی اور بہتری منظور ہوتی ہے تو خدا انسان کے دل میں ہی ایک واعظ کھڑا کر دیتا ہے۔ اور جب تک خود انسان کے اندر ہی واعظ پیدا نہ ہو۔ تب تک بیرونی وعظوں کا اس پر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ مگر وہ کام خدا کا ہے۔ ہمارا کام نہیں ہے۔ ہمارا کام صرف بات کا پہنچا دینا ہے۔ ما علی الرسول الا البلاغ۔ تصرف خدا کا کام ہے۔ ہم اپنی طرف سے بات کو پہنچا دینا چاہتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم پوچھے جاویں کہ کیوں اچھی طرح سے نہیں بتایا۔ اسی واسطے ہم نے زبانی بھی لوگوں کو سنایا ہے۔ تحریری بھی اس کام کو پورا کر دیا ہے۔ دنیا میں کوئی کم ہی ہو گا جو اَب بھی یہ کہہ دے کہ اس کو ہماری تبلیغ نہیں پہنچی یا ہمارا دعویٰ اُس تک نہیں پہنچا۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 313 تا 315۔ ایڈیشن 1984ء)

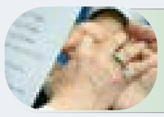

دربارِ خلافت

حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کے بیان فرمودہ بعض واقعات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ میں ہی مزید بیان فرماتے ہیں:۔

پس خواہ حضرت خلیفہ اول ہوں یا مَیں ہوں یا کوئی بعد میں آنے والا خلیفہ، جب یہ بات پیش کر دی جائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے یوں فرمایا ہے تو آگے سے یہ کہنا کہ فلاں خلیفہ نے یوں کہا ہے غلطی ہے۔ جو اگر عدم علم کی وجہ سے ہے تو سند نہیں ہوسکتی۔ (اگر علم نہیں ہے تو اس کی کوئی سند نہیں۔) اور اگر علم کی وجہ سے ہے تو گویا خلیفہ کو اس کے متبوع کے مقابل پر کھڑا کرنا ہے۔ ہاں یہ درست ہے کہ اگر متبوع کے کسی حوالے کی تشریح خلیفہ نے کی ہے تو یہ کہا جائے کہ آپ اس کے معنی یہ کرتے ہیں لیکن فلاں خلیفہ نے اس کے معنی یہ کئے ہیں۔ اس طرح خلیفہ نبی کے مقابل پر کھڑا نہیں ہوتا بلکہ اس شخص کے مقابلے پر کھڑا ہوتا ہے جو نبی کے کلام کی تشریح کر رہا ہے۔ (حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ) یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ضروری نہیں کہ خلفاء کو سب باتیں معلوم ہوں۔ کیا حضرت ابوبکر اور عمر کو ساری احادیث یاد تھیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیسیوں باتیں ایسی ہیں جو ہم کو یاد نہیں اور دوسرے آکر بتاتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں جن کے پاس یہ باتیں ہیں وہ اگر سنائیں تو بڑا احسان ہے۔ (فرمایا کہ) یہ ضروری نہیں کہ خلیفہ سب باتوں سے واقف ہو۔ اکثر لوگ جانتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اول (اس زمانے میں صحابہ موجود تھے، انہوں نے حضرت خلیفہ اول کو دیکھا ہوا تھا اس لئے آپ ان کو فرما رہے ہیں کہ اکثر لوگ جانتے ہیں کہ خلیفہ اول) کتابیں بہت کم پڑھا کرتے تھے۔ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو تازہ تازہ کتابیں شائع ہوتی تھیں ان میں سے بہت کم پڑھتے تھے۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ) میرے سامنے یہ واقعہ ہوا کہ کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہا کہ آپ مولوی صاحب کو (یہ کتابیں) پروف پڑھنے کے لئے کیوں بھیجتے ہیں۔ وہ تو اس کے ماہر نہیں ہیں اور ان کو پروف دیکھنے کی کوئی مشق نہیں (ہے)۔ بعض لوگ اس کے ماہر ہوتے ہیں اور بعض نہیں۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) میں خطبہ دیکھتا ہوں مگر اس میں پھر بھی بیسیوں غلطیاں چھپ جاتی ہیں (اور ایک مثال آپ نے دی کہ) آج ہی جو خطبہ چھپا ہے اس میں ایک سخت غلطی ہوگئی۔ میں نے اصلاح تو کی تھی لیکن اصلاح کرتے وقت پہلے فقرے کا جو مفہوم میرے ذہن میں تھا وہ دراصل نہ تھا (اور اس کی وجہ سے غلطی ہوگئی۔ کہنا تو یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شرعی نبی نہیں آسکتا بلکہ غیر شرعی نبی آسکتا ہے۔ اور میں نے اس کے بعد کے فقرے کو جس میں کچھ غلطی رہ گئی تھی یوں درست کر دیا کہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو بعد کی نبوت بنا دے۔ مگر چھپنے کے بعد (فرماتے ہیں) جب میں نے پڑھا تو پہلا فقرہ بالکل اس کے الٹ تھا جو میں نے سمجھا تھا اور الفضل میں یہ فقرہ پڑھ کر میں بڑا حیران ہوگیا۔ (تو اصل میں لکھنا یہ چاہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شرعی نبی نہیں آسکتا بلکہ غیر شرعی نبی آسکتا ہے جو اسی نبوت کو آگے جاری رکھ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی نبوت کو قائم کرتا ہے۔ تو بہرحال جو فقرہ لکھا گیا اس سے الٹ یہ پڑھا گیا جس طرح کہ کوئی شرعی نبی کے رستے مسدود نہیں ہیں۔ بہرحال آپ نے اس کی تفسیر فرمائی۔ پھر آپ فرماتے ہیں) تو بعض لوگ پروف دیکھنے کے ماہر ہوتے ہیں اور بعض نہیں ہوتے۔ ... تو کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہا کہ مولوی صاحب تو اس کے ماہر نہیں ہیں آپ ان کو پروف کیوں دکھاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مولوی صاحب کو فرصت کم ہوتی ہے اور وہ بیمار وغیرہ دیکھتے رہتے ہیں اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہ پروف ہی پڑھ لیا کریں تا ہمارے خیالات سے واقفیت رہے۔ (اور پھر باوجود اس کے کہ حضرت خلیفہ اوّل کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہ اندھا اعتقاد تھا۔ لیکن بعض دفعہ عدم علم ہوتا ہے اس لئے الٹ بات ہو جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا اس لئے میں پروف پڑھنے کے لئے بھیجتا ہوں کہ کتابیں پڑھنے کی ان کو فرصت نہیں ہوتی تو پروف پڑھنے سے ہمارے خیالات سے ان کو واقفیت ہو جائے۔ اور پھر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) پڑھنے کے باوجود یہ ضروری نہیں کہ ہر بات یاد بھی ہو۔ مثلاً حضرت یحیٰؑ علیہ السلام کے قتل کے متعلق حوالے میں نہیں نکال سکا اور مولوی محمد اسماعیل صاحب کو کہلا بھیجا کہ نکال دیں۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) میرا حافظہ اس قسم کا ہے کہ قرآن کریم کی وہ سورتیں بھی جو روز پڑھتا ہوں ان میں سے کسی کی آیت نہیں نکال سکتا لیکن دلیل کے ساتھ جس کا تعلق ہو وہ خواہ کتنا عرصہ گزر جائے مجھے یاد رہتی ہے۔ جن باتوں کا یاد رکھنا میرے کام سے تعلق نہ رکھتا ہو وہ مجھے یاد نہیں رہتیں۔ حوالے میں سمجھتا ہوں کہ دوسروں سے نکلوا لوں گا اس لئے یاد نہیں رکھ سکتا۔

(ماخوذ از الفضل 10 ستمبر 1938ء صفحہ 6، 7 جلد 26 نمبر 209)

تو اس سے ایک بات تو یہ واضح ہوگئی کہ خلفاء اگر کوئی ایسی تشریح کرتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی واضح تشریح سے الٹ ہے تو اس کے بارے میں اطلاع کر دینی چاہئے اور اگر خلیفہ وقت سمجھے کہ یہ جو تشریح کی

بقیہ صفحہ 8 پر

یا ربّ کسی معشوق سے عاشِق نہ جُدا ہو

کُشتوں پہ اگر آن کے تُو اپنے کھڑا ہو
اِک شورِ قیامت تیری آمد سے بَپا ہو

معشوق کا برتاؤ ہو عاشِق سے تو کیا ہو؟
گہ لُطف ہو، گہ ناز ہو، گہ جَور و جفا ہو

کیا جانیئے قسمت میں یہ کیا پھیر ہے اپنی
ہم جس کے لئے جان دیں وہ ہم سے خفا ہو

کیا تاب زباں کی کہ کرے ہِجر کا مذکور
یا ربّ کسی معشوق سے عاشِق نہ جُدا ہو

اے ابرو وَ مِژگانِ صنم! یہ تو بتاؤ؟
گر تُم نہیں جلّاد زمانے کے تو کیا ہو؟

گر قہر پہ ہو جائے کمر بستہ وہ جاناں
غوغائے ستم شورشِ محشر سے سوا ہو

(حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب)
(بخار دل صفحہ 2)

اداریہ

امام مہدی کی علامات اور حضرت مسیح موعودؑ کا ظہور

شیعہ مسلک کی مشہور کتاب بحار الانوار ہے جو مشہور عالم علامہ محمد باقر مجلسی کی تصنیف ہے۔ جو 1037ھ تا 1111ھ اصفہان ایران میں گزرے ہیں۔ بحار لانوار انٹرنیٹ پر بارہ جلدوں میں موجود ہے۔ آخری جلد، آخری زمانہ میں نازل ہونے والے امام مہدی کے ظہور کی علامات پر مشتمل احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ شیعہ اصطلاح میں ’’امام مہدی‘‘ کو ’’امام قائم‘‘ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

آج میں سائنسی ترقیات اور ایجادات کے حوالہ سے پیشگوئیوں کا ذکر کرتا ہوں۔

حضرت امام محمد باقر نے فرمایا:

ان کے لئے زمین سمٹ جائے گی اور زمین میں پوشیدہ خزانے ان پر ظاہر ہو جائیں گے۔ ان کی ساری سلطنت مشرق و مغرب پر پھیل جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے اپنے دین کو ظاہر و غالب کرے گا خواہ مشرکین اسے کتنا ہی ناپسند کریں۔

(صفحہ 78)

زمین سمٹ جائے گی اس میں اس زمانہ کی تیز رفتار سواریوں کی طرف اشارہ ہے۔ زمین میں پوشیدہ خزانے سے مراد زیر زمین معدنیات ہیں جو اس زمانہ میں کثرت سے دریافت ہو رہی ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:

ایک منادی امام قائم کا نام لے کر ندا دے گا۔ عرض کیا گیا۔ کیا یہ ندا مخصوص لوگوں کے لئے ہوگی یا عام کے لئے بھی؟ آپ نے فرمایا یہ ندا عام ہوگی اور اسے ہر قوم اپنی اپنی زبان میں سُنے گی۔

(صفحہ 93)

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:

بلاشبہ حضرت امام قائم کا ظہور اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ ایک منادی آسمان سے ندا نہ دے جسے پردے میں پردہ نشین عورتیں اور تمام مشرق و مغرب والے سنیں گے۔ (صفحہ 242)

مندرجہ بالا دونوں احادیث میں بالعموم ایم ٹی اے کی نشریات کی طرف اشارہ ہے اور بالخصوص حضور انور ایدہ اللہ کے خطابات اور خطبات مراد ہیں جو بیک وقت دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ نشر ہوتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:

جب امام قائم صاحب الامر کی حکومت ہوگی تو اللہ صاحب برکت و برتر زمین کے ہر پست کو بلند اور ہر بلند کو پست کر دے گا۔ آپ کے سامنے یہ دنیا ایک ہتھیلی کے مانند ہوگی اور کون ایسا شخص ہے جس کی ہتھیلی پر بال رکھا ہوا ہو اور وہ اسے دیکھ نہ لے۔

(صفحہ 330)

ایک کالم نگار شیریں حیدر اپنے کالم ’’تلخ و شیریں‘‘ میں بعنوان ’’عورتوں کا عالمی مہینہ‘‘ کے تحت جدید ایجادات اور ٹیکنالوجی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتی ہیں۔

’’ہر گزرتے پل کے ساتھ ٹیکنالوجی نے تیزی سے ترقی کی اور ٹیلی فون، کمپیوٹر اور اب سمارٹ فون کی آمد نے، زندگی کو مکمل طور پر بدل دیا ہے۔ اب ہم دنیا کو اپنی ہتھیلیوں پر اور اپنی جیبوں میں لئے پھرتے ہیں۔‘‘

(روزنامہ ایکسپریس فیصل آباد 31 مارچ 2019ء)

اس زمانہ میں جدید ترقیات کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ چنانچہ سمارٹ فون کے ذریعہ انسان اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر دنیا کی ہر قسم کی معلومات تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:

جب امام قائم ظہور و قیام فرمائیں گے تو آپ روئے زمین پر جتنے ممالک ہیں ان میں اپنا ایک آدمی روانہ کریں گے اور اس سے فرمائیں گے کہ تمہارے لئے ہدایتیں تمہارے ہاتھ کی ایک ہتھیلی میں ہیں، جب کوئی ایسا معاملہ درپیش ہو کہ تمہاری سمجھ میں نہ آئے کہ تم اس بارے میں کیا فیصلہ کرو تو تم اپنی ہتھیلی پر نظر کرو اور اس پر جو ہدایت درج ہو پڑھ کر اس پر عمل کرنا۔

(صفحہ 405)

چنانچہ آج دنیا کے ہر خطہ میں جماعت احمدیہ کے مشن قائم ہیں اور ان میں مقرر کردہ حضور کے نمائندے جب چاہیں اپنے سمارٹ فون کے ذریعہ اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر حضرت خلیفۃ المسیح کی ہدایات دیکھ سکتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:

امام قائم کے دور میں اگر کوئی مرد مومن مشرق میں ہوگا اور وہ اپنے برادر کو جو مغرب میں ہوگا دیکھنا چاہے گا تو دیکھ لے گا اور اسی طرح مغرب والا مشرق والے کو دیکھ لے گا۔ (صفحہ 462)

واضح طور پر انٹرنیٹ کے ذریعہ چیٹنگ اور سکائپ کی طرف اشارہ ہے۔ اب قادیان کے جلسہ پر مغرب اور مشرق والے ایک دوسرے کو دیکھتے اور سنتے بھی ہیں جب حضور خطاب فرماتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق نے امام قائم کی مدد کرنے والے گروہ کے بارہ میں فرمایا۔ اور خدا کی قسم! میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ان کے نام کیا ہیں، وہ کس قبیلے سے ہوں گے، ان کے سردار کا کیا نام ہوگا اور اللہ جس طرح چاہے گا انہیں اٹھائے گا۔ کسی قبیلے سے ایک کسی سے دو کسی سے تین کسی سے چار کسی سے پانچ کسی سے چھ کسی سے سات کسی سے آٹھ اور کسی سے نو۔ اس طرح وہ اہل بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ جمع ہو جائیں گے۔

(صفحہ 343)

چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لانے والے ابتدائی صحابہؓ کی تعداد 313 ہے جن کا ذکر حضورؑ نے اپنی تصنیف ’’انجام آتھم‘‘ میں کیا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:

جب ہمارے قائم کا ظہور ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کی قوت سماعت اور قوت بصارت میں اتنا اضافہ کر دے گا کہ ان لوگوں اور امام قائم کے درمیاں قاصد کی ضرورت نہ رہے گی۔ امام اپنے مقام پر بیٹھے بیٹھے جو کچھ فرمائیں گے وہ لوگ سنیں گے اور جب نظر اٹھائیں تو اپنے امام کی زیارت کر لیں گے۔

(صفحہ 346)

ایم ٹی اے اور سکائپ یعنی ویڈیو چیٹنگ کی طرف اشارہ ہے۔

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا۔

علم ستائیس حروف پر مشتمل ہے تمام انبیاء و رسل جو کچھ لائے وہ صرف دو حروف ہیں اور تمام لوگ دو حروف سے زیادہ کچھ نہیں جانتے۔ جب حضرت امام قائم ظہور کریں گے تو باقی پچیس حروف کو ظاہر کریں گے اور اسے دو حرفوں میں ملا دیں گے اور پورے ستائیس حروف کے علم کو پھیلائیں گے۔

(صفحہ 347)

اس حدیث میں دین کے علوم مراد نہیں بلکہ علم الابدان یعنی سائنسی علوم کی غیر معمولی ترقیات کی طرف اشارہ ہے۔ اس زمانہ کی جدید ترقیات و ایجادات حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کے بعد شروع ہوئی ہیں۔

حضرت امام محمد باقر نے فرمایا:

گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ہم اہل بیت میں سے ایک شخص آئے گا جو سال بھر میں دو مرتبہ تم لوگوں کو بونس عطا کرے گا اور مہینے میں دو مرتبہ روزی (تنخواہ) دے گا۔ اور اس کے زمانے میں علم و حکمت تم لوگوں کو اس قدر ملے گی کہ ایک عورت اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کے مطابق فیصلہ خود کرے گی۔

(صفحہ 382)

اس زمانہ میں مغربی دنیا میں تنخواہ مہینے میں دو دفعہ ملتی ہے اور بونس بھی ملتے ہیں۔ اسی طرح انٹرنیٹ کی بدولت دنیا کے ہر قسم کے علوم تک رسائی حاصل ہوگئی ہے۔

حضرت امام محمد باقر نے فرمایا:

ذوالقرنین کو دو سحابوں (بادل) میں سے ایک کو اپنی سواری کے لئے منتخب کرنے کا اختیار دیا گیا تو انہوں نے نرم و متواضع سحاب کو منتخب کر لیا۔ اور صعب و سخت سحاب کو تمہارے صاحب امر کے لئے محفوظ کر دیا گیا ہے۔ میں نے عرض کیا سحاب صعب کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ وہ ابر ہے جس میں گرج و چمک ہو بجلیاں کوندتی ہوں۔ وہ تمہارے صاحب امر کی سواری ہوگا۔

(صفحہ 315)

موجودہ زمانے میں ہوائی جہازوں کی سواری کی طرف اشارہ ہے جو اپنے پیچھے دھوئیں کے بادل بھی چھوڑتے ہیں، بجلی بھی کوندتی ہے اور گرج بھی ہوتی ہے۔

حضرت امام علی بن موسیٰ نے فرمایا:

یہی وہ ہوں گے جن کے لئے طی الارض ہوگا (زمین سمٹ جائے گی) ان کے جسم کا سایہ نہ ہوگا، یہی وہ ہوں گے کہ ایک منادی جس کے نام کا آسمان اعلان کرے گا اور تمام لوگوں کو ان کی طرف دعوت دے گا جس کو تمام اہل زمین سنیں گے۔ (صفحہ 317)

جسم کا سایہ نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ امام مہدی کے زمانے میں روشنی کا ایسا انتظام ہوگا کہ انسانوں کے جسم کا سایہ نظر نہ آئے گا۔

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:

جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو انہیں جاہلوں کی طرف سے اس سے بھی زیادہ شدید مزاحمتوں کا سامنا ہوگا جن مزاحمتوں سے رسول اللہ ﷺ کو دورِ جاہلیت کے جاہلوں کے ہاتھوں سامنا کرنا پڑا تھا۔ وہ اس طرح کہ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تھے تو وہ لوگ پتھروں، چٹانوں، کھجور کے اونچے اونچے درختوں اور لکڑی کے تراشے ہوئے بتوں کی پرستش کرتے تھے اور ہمارا قائم اس وقت آئے گا جب لوگ اللہ کی کتاب سے غلط تاویلیں اخذ کرکے آپ کے سامنے دلیلیں پیش کریں گے۔ مگر خدا کی قسم! امام قائم ان لوگوں کے گھروں میں اپنا عدل اس انداز سے قائم کریں گے کہ جس طرح ان کے گھروں میں سردی اور گرمی داخل ہوکر اپنا نفاذ قائم کر لیتی ہے۔ (صفحہ 399)

حضرت مسیح موعودؑ کا سامنا بھی ان جاہل علماء سے ہوا جو قرآن کی آیات کی غلط تاویلات کرکے آپؑ کے دعاوی کو جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ حدیث کے آخری حصہ میں ایم ٹی اے کی نشریات اور اس کی ٹرانسمیشن کی طرف اشارہ ہے جو ہر ایک کے گھر میں اس طرح داخل ہو چکی ہے جیسے سردی اور گرمی۔

حضرت امام محمد باقر نے فرمایا:

تین سو تیرہ اصحاب امام قائم اولادِ عجم ہوں گے جن میں سے بعض دن کے وقت بادلوں میں سوار ہوکر آئیں گے جن کے نام، ان کے نسب اور ان کے حلیے سب معلوم ہیں اور بعض اپنے بستروں پر سوئے ہوئے ہوں گے مگر صبح کو مکہ میں نظر آئیں گے۔ (صفحہ 414)

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے صحابہ کے نام بمع ولدیت، نسب وحلیہ اپنی تصنیف انجام آتھم میں بیان فرمائے ہیں:

حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں:

اس مسجد (مسجد کوفہ) کے وسط میں ایک چشمہ تیل کا، ایک چشمہ دودھ کا اور ایک چشمہ پانی کا مومنین کے پینے کے لئے اور ایک چشمہ پانی کا اور ہے جو مومنین کے طہارت کے کاموں کے لئے ہے۔ (صفحہ 426)

چنانچہ اس زمانے میں پینے کے پانی اور دیگر ضروریات کے استعمال کا پانی الگ الگ اور کثرت میں دستیاب ہے۔ اسی طرح تیل اور دودھ بھی کثرت کے ساتھ تقریباً ایک ہی قیمت پر دستیاب ہیں بالخصوص عرب ممالک میں۔

حضرت امام محمد باقر نے فرمایا:

امام قائم کا نام امام مہدی اس لئے رکھا گیا کہ وہ تمام امور پوشیدہ و مخفی کی طرف راہنمائی کریں گے...... نیز ہر شخص اپنے گھر میں بھی بات کرتے ہوئے ڈرے گا کہ کہیں گھر کی دیواریں ہی اس کے خلاف گواہی نہ دے دیں۔ (صفحہ 460)

اس زمانہ میں ترقی یافتہ حکومتوں کے پاس جاسوسی کے اتنے آلات اور ذرائع ہیں کہ لوگ اپنے گھروں میں بھی اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتے۔ انٹرنیٹ، جی پی ایس، سمارٹ فون اور ای میل وغیرہ ہر ذریعہ سے حکومتوں کو عام آدمی تک رسائی حاصل ہے۔

سفیان بن ابراہیم جریری نے بیان کیا کہ ان کے والد نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ امام قائم کو ایسے مختصر سے گروہ کے ساتھ بھیجے گا جو لوگوں کی آنکھوں میں سرمے سے بھی کم ہوں گے۔ (صفحہ 116)

جیسا کہ انبیاء کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ابتداء میں ان پر بہت کم لوگ ایمان لاتے ہیں اسی طرح امام مہدی پر بھی ابتداء میں بہت کم لوگ ایمان لائیں گے۔

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:

امام قائم کا ظہور طاق سالوں میں سے کسی سال میں ہی ہوگا جیسے ایک، تین، پانچ، سات یا نو۔ (صفحہ 254)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی بنیاد 1889ء میں رکھی جو کہ طاق سال ہے۔

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:

امام قائم کا دورِ حکومت انیس سال ہوگا اور اس کے دن اور مہینے طویل ہوں گے اور یہ ایک رازِ قدرت ہے جو ہم لوگوں سے پوشیدہ ہے۔ (صفحہ 357)

1889ء میں حضرت مسیح موعودؑ نے جماعت کی بنیاد رکھی اور 1908ء میں آپؑ کا وصال ہوا جو پورا انیس سال کا عرصہ ہے۔

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:

آپ وہی کریں گے (یعنی امام مہدی) جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا یعنی اپنے پہلے کے تمام رواسم کو ختم کر دیں گے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے ایام جاہلیت کے تمام رسم و رواج کو ختم کر دیا تھا۔ اور اسلام کو ایک جدید انداز میں پیش کریں گے۔ (صفحہ 383)

آنحضور ﷺ نے فرمایا:

میری امت 73 فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں سے ایک جنتی ہوگا۔ صحابہؓ نے دریافت فرمایا۔ وَمَنْ هِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰه کہ یارسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِي کہ جن کا عمل میرے صحابہؓ جیسا ہوگا۔ جماعت احمدیہ کے اصحاب اور مخلصین کی کئی رنگ سے صحابہ رسولؐ سے مماثلتیں ہیں۔

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلادی
فَسُبْحَانَ الَّذِيْ اَخْزَى الْاَعَادِي

آپؑ فرماتے ہیں:

”اسی وجہ سے اللہ جلّ شانہٗ نے اس آخری گروہ کو مِنْهُمْ کے لفظ سے پکارا، تا یہ اشارہ کرے کہ معائنہ معجزات میں وہ بھی صحابہ کے رنگ میں ہی ہیں۔ سوچ کر دیکھو کہ تیرہ سو برس میں ایسا زمانہ منہاج نبوت کا اور کس نے پایا۔ اِس زمانہ میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے کئی وجوہ سے اِس جماعت کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشابہت ہے۔ وہ معجزات اور نشانوں کو دیکھتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے دیکھا۔ وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں اور تازہ بتازہ تائیدات سے نُور اور یقین پاتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے پایا۔ وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دلآزاری اور بدزبانی اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اُٹھا رہے ہیں جیسا کہ صحابہ نے اٹھایا۔ وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے جاتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے حاصل کی۔ بہتیرے اُن میں ایسے ہیں کہ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم روتے تھے۔ بہتیرے اُن میں ایسے ہیں جن کو سچی خوابیں آتی ہیں اور الہام الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہوتے تھے۔ بہتیرے اُن میں ایسے ہیں کہ اپنے محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خدا تعالیٰ کی مرضات کے لئے ہمارے سلسلہ میں خرچ کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خرچ کرتے تھے۔ اُن میں ایسے لوگ کئی پاؤ گے کہ جو موت کو یاد رکھتے اور دلوں کے نرم اور سچی تقویٰ پر قدم مار رہے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت تھی۔ وہ خدا کا گروہ ہے جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے اور دن بدن اُن کے دلوں کو پاک کر رہا ہے اور ان کے سینوں کو ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے۔ اور آسمانی نشانوں سے اُن کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ جیسا کہ صحابہ کو کھینچتا تھا۔ غرض اس جماعت میں وہ ساری علامتیں پائی جاتی ہیں جو اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ کے لفظ سے مفہوم ہو رہی ہیں۔ اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ ایک دن پورا ہوتا۔!!!“

(ایام صلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 306، 307)

ایک اور جگہ آپؑ فرماتے ہیں:

”لیکن یہ بات بڑی غور طلب ہے کہ صحابہؓ کی جماعت اتنی ہی نہ سمجھو، جو پہلے گزر چکے بلکہ ایک اور گروہ بھی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ذکر کیا ہے۔ وہ بھی صحابہؓ ہی میں داخل ہے جو احمدؐ کے بروز کے ساتھ ہوں گے۔ چنانچہ فرمایا: وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعۃ:4) یعنی صحابہؓ کی جماعت کو اسی قدر نہ سمجھو، بلکہ مسیح موعودؑ کے زمانہ کی جماعت بھی صحابہؓ ہی ہوگی۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 431)

(منقول)

آج کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ , وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ، وَالذِّلَّةِ، وَالْمَسْكَنَةِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفُسُوقِ، وَالشِّقَاقِ، وَالنِّفَاقِ، وَالسُّمْعَةِ، وَالرِّيَاءِ , وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ، وَالْبَكَمِ، وَالْجُنُونِ، وَالْبَرَصِ، وَالْجُذَامِ، وَسَيِّءِ الْاَسْقَامِ

(المعجم الصغیر للطبرانی باب الجیم حدیث نمبر ۳۱۶)

ترجمہ: اے میرے اللہ! میں عاجزی اور سستی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ میں سخت دلی، غفلت، غربت اور ذلت ومسکنت سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور میں نافرمانی، دشمنی، نفاق، شہرت اور ریاء سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ میں بہرے اور گونگے پن، جنون، برص، جذام اور تمام بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

یہ پیارے رسول کریم ﷺ کی تمام بری بیماریوں سے بچنے کی افضل دعا ہے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔

(مرسلہ: قدسیہ محمود سردار)

مرسلہ: (سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ)

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں (قسط 13)

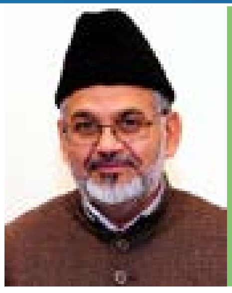

منٹگمری کونٹی سینٹینل (SENTINEL) نے اپنی اشاعت 6/ مئی 2000ء میں اپنے سٹاف رائٹر JULICE AHN کے حوالہ سے وہی خبر دی ہے کہ کونٹی میں مذہبی منافرت کے جرائم بڑھ رہے ہیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ پریس کانفرنس میں کونٹی چیف پولیس نے ان خدشات کا اظہار کیا ہے اور بتایا ہے کہ ہم اس بات سے سخت پریشان ہیں کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ ڈیوڈ بیکر جو کہ اس پروگرام کے کوارڈینیٹر تھے، نے بتایا کہ مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز واقعات اس سال زیادہ ہوئے ہیں۔ خاکسار کے حوالہ سے اخبار نے لکھا کہ اسلامک منسٹر امام شمشاد ناصر جو اس کانفرنس میں شریک تھے، نے کہا ہے کہ اس وقت تک جتنے بھی حقائق سامنے آئے ہیں اُن سے ظاہر ہو رہا ہے کہ کام خراب ہو رہا ہے۔ اور یہ خبر ''جرم اور ظلم'' میں مزید بڑھائے گی اس لئے اس وقت ہم سب کو ایک ہونا پڑے گا۔ اگر ہم الگ الگ ہوئے تو اس کا نتیجہ پھر آپ کے سامنے ہوگا اگرچہ کسی کو انفرادی طور پر نقصان نہیں ہوا لیکن ایسے فون کالز موصول ہو رہی ہیں جن سے نفرت کا اظہار ہو رہا ہے یا کسی کو ہراس کیا جا رہا ہے یا زبانی کسی سے نفرت انگیز بات کی جا رہی ہے۔

دی منٹگمری جرنل سنڈے۔ 6/ جنوری 2002ء کی اشاعت میں صفحہ A6 پر خاکسار کا ایک مضمون شائع کرتا ہے جو کہ ایک شخص Mr. LAWRENCE K.MARSH کی تنقید یا اس کے اعتراضات کا جواب ہے۔ اس کا ایک خط گذشتہ سال اسی اخبار میں 27/ دسمبر 2001ء کی اشاعت میں صفحہ A4 پر شائع ہوا تھا۔ اس کا عنوان انہوں نے یہ لگایا تھا کہ ''آئیں دیکھیں کہ اسلام کس قدر پرامن مذہب ہے''۔

خاکسار کا جواب اخبار کے نصف سے زائد صفحہ پر ہے۔ اس کا عنوان یہ ہے کہ ''مذہب اسلام کا خلاصہ اور لب لباب امن و آشتی ہے۔ نہ جنگ اور نفرت۔'' خاکسار نے بڑی تفصیل کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیمات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی روشنی میں یہ بات ثابت کی ہے کہ اسلام ہی حقیقی معنوں میں امن کا مذہب ہے اور محبت کی تعلیم دینے والا مذہب ہے نیز یہ کہ اسلام فساد اور جنگ کو بالکل پسند نہیں کرتا۔ خاکسار نے قرآن کریم اور بائبل کی تعلیمات کا موازنہ بھی کیا۔ قرآن کریم نے جارحیت، تشدد، نفرت کا قلع قمع کیا ہے اور اس میں جبر کی کوئی تعلیم نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فتح مکہ کے موقع پر سب دشمنوں کو معاف کر دیا تھا۔ خاکسار نے متی باب 10 آیت 34 کے حوالہ سے بتایا کہ حضرت عیسیٰ کی تعلیم تو یہ بیان ہوئی ہے جہاں انہوں نے خود یہ کہا ہے کہ میں امن کے لئے نہیں بلکہ تلوار کے لئے آیا ہوں۔

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسٹر مارش نے قرآنی تعلیمات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے۔ جو نظریہ انہوں نے اپنے خط میں پیش کیا ہے اس سے نفرت میں مزید اضافہ ہوگا اور اتحاد کو نقصان پہنچے گا۔ مجھے تمام مذاہب کا احترام ہے کیونکہ مذہب کے ذریعہ ہی ہم سوسائٹی میں ایک دوسرے کا احترام سیکھتے ہیں اور ایک دوسرے کی تعظیم کرنے کا حکم بلا امتیاز مذہب و ملت سب کے لئے ہے۔ اور میرا یہی مذہب ہے اور یہی اسلامی تعلیم ہے۔ ہر مسلمان کو اس کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔

دی سن اِن ہاورڈ (THE SUN IN HOWARD) نے اپنی 21/ فروری 2002ء کی اشاعت میں صفحہ 4B پر ایک یہودی عبادت گاہ میں انٹر فیتھ (بین المذاہب کانفرنس) کے انعقاد کی خبر دی ہے۔

مسجد بیت الرحمان کی ہمسائیگی میں ایک شہر کولمبیا ہے جہاں پر یہودیوں کی عبادت گاہ واقع ہے، یہاں یہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کے بارہ میں اس اخبار کی رائٹر DONNA W.PAYNE نے ایک خبر دی ہے کہ یہاں پر اب تک مختلف موضوعات پر اس قسم کی کانفرنسیں ہو چکی ہیں۔ اخبار مزید لکھتا ہے کہ اس دفعہ یہ موضوع ہے کہ آپ کے بنیادی عقائد کیا ہیں؟ نجات کے بارے میں آپ کا کیا عقیدہ ہے؟ جو لوگ آپ کے عقیدہ سے اختلاف رکھتے ہیں کیا وہ بھی جنت میں جائیں گے؟ وغیرہ۔

(یہودی) ربائی نے اپنے عقائد بیان کئے اور میٹنگ کا مقصد بھی بیان کیا۔ ربائی نے بیان کیا کہ اس قسم کی ایک کانفرنس جماعت احمدیہ کی مسجد میں بھی رکھی گئی تھی لیکن اس دن شدید برفباری کی وجہ سے میٹنگ کو کسی اور وقت کے لئے ملتوی کر دیا گیا تھا۔ دوسرے اسلامک فرقے احمدیہ جماعت کو گمراہ سمجھتے ہیں۔

اس موقعہ پر مسٹر شمشاد ناصر نے کہا کہ ہم پر لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ ہم جہاد کے منکر ہیں۔ ہم اُس جہاد کے خلاف ہیں کہ ہر شخص سے بلاوجہ لڑتے پھرو۔ ہم جہاد کی یہ تعریف نہیں کرتے۔

مسٹر شمشاد نے مزید کہا کہ بین المذاہب کانفرنس ہمیشہ اچھی ہوتی ہیں۔ اس کے نتیجہ میں لوگ اکٹھے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کے مطمع نظر کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ دوسرے مذہبی لیڈروں نے بھی اس موقعہ پر اپنے اپنے عقائد اور خیالات کا اظہار کیا۔

دی گزٹ برٹنسول۔ 22/ اکتوبر 2003ء کی اشاعت میں اس عنوان سے خبر دیتا ہے۔ WEEK LONG PILGREMAGE UNITES FAITH

اس خبر کے سٹاف رائٹر MATT BOYD ہیں جنہوں نے لکھا کہ مختلف مذاہب کے مذہبی لیڈر اور اُن کے پیرو کار ایک دوسرے کی عبادت گاہوں کا وزٹ کر رہے ہیں جس سے آپس میں یگانگت اور اتحاد پیدا ہوگا۔ اس سال یہ دوسرا موقعہ ہے کہ ایسا ہو رہا ہے۔ یہ کام گزشتہ سال سے شروع ہوا ہے۔

خاکسار کے حوالہ سے اخبار نے لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الرحمان کے امام سید شمشاد نے بتایا ہے کہ اس وقت انسانیت دکھوں کا شکار ہے اور بہت تکلیف میں ہے۔ اس کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ آپس میں ہم آہنگی نہیں ہے۔

مختلف مذاہب کے لیڈروں اور اُن کے پیروکاروں کے لئے پہلا وزٹ مسجد بیت الرحمان میں ہوگا جہاں پر شمشاد جمعہ کا خطبہ دیں گے اور نماز پڑھائیں گے وہ حاضرین کو بتائیں گے کہ اسلام میں عبادت کا کیا مقام ہے اور یہ کس طرح کی جاتی ہے۔ اس کے بعد نماز ہوگی۔ پھر سب شامل ہونے والوں کی مہمان نوازی کی جائے گی اور سوالوں کے جواب دیئے جائیں گے۔

اخبار نے آخر میں دیگر مذاہب کا پروگرام بھی دیا کہ کس دن اور کس وقت کہاں کہاں کن عبادت گاہوں میں یہ پروگرام ہوں گے۔ اس میں شامل ہونے کے لئے سب کو دعوت ہے۔ مزید معلومات کے لئے مسجد بیت الرحمان کا فون نمبر 301-879-0110 بھی دیا گیا ہے۔

دی مسلم نیوز نے مارچ 2002ء میں صفحہ 4 پر خاکسار کا ایک مضمون اسلام کے بارے میں شائع کیا ہے۔ اور ایک تصویر بھی شائع کی ہے۔ اس تصویر میں خاکسار نائیجیریا کے سفیر کو قرآن کریم کا تحفہ پیش کر رہا ہے۔

مضمون میں جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ اسلام اور اسلامی تعلیمات کا تعارف کرایا ہے۔ خاکسار نے لکھا:

نائن الیون کے بعد لوگوں میں اسلام کو جاننے کے بارے میں زیادہ دلچسپی پیدا ہوئی ہے۔ لفظ اسلام کے معانی ہیں امن اور اپنے آپ کو کلیۃً اللہ تعالیٰ کی رضا کے سپرد کر دینا۔

جیسا کہ ایک صفت اللہ تعالیٰ کی سلام بھی ہے اس لئے ایک مسلمان کا سب سے بڑا مطمع نظر امن کو قائم کرنا اور دوسروں کو امن کی ضمانت دینا ہے۔ مضمون میں خاکسار نے قرآنی آیات کے حوالہ سے لکھا:

مذہب میں کوئی جبر نہیں (ہر شخص جو چاہے مذہب اختیار کرے)۔ زمین میں فساد پیدا نہ کرو۔ اگر کوئی شخص ایک آدمی کو بھی قتل کرتا ہے تو گویا وہ ساری انسانیت کو قتل کرتا ہے۔

اسی طرح لکھا کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہمارا مذہب یہ ہے کہ تمام انبیاء کرام خواہ وہ کہیں پر بھی ظاہر ہوئے ہوں سب کی تعظیم اور احترام کرنا ایک مسلمان کا فرض ہے۔

خاکسار نے جہاد کے بارے میں بھی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا اور بتایا کہ جہاد کے معانی یہ قطعاً نہیں ہیں کہ مذہب کے اختلاف کی بنیاد پر مسلمان دوسروں کو یوں ہی قتل کرتے پھریں۔ جہاد کی 3 قسمیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

1۔ اصلاح نفس بہت بڑا جہاد ہے۔

2۔ قرآن کے ذریعہ جہاد۔ یعنی قرآن کریم کی تعلیمات کا حسن بیان کیا جائے۔ قرآن کریم کی طرف یا قرآن کے ذریعہ تبلیغ کی جائے۔

3۔ ایسا جہاد جو دشمن کے حملہ سے دفاع کے لئے کیا جائے۔

اسلام میں دفاعی جنگ کی اجازت ہے لیکن جارحانہ جنگ کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم کی آیات سے ظاہر ہے۔

خاکسار نے مضمون کے آخر میں آنحضرت ﷺ کا نمونہ اور امن کے قیام کے سلسلہ میں حجۃ الوداع کا خطبہ سے اقتباس نوٹ کیا ہے کہ تمام لوگ برابر ہیں۔ کسی کو کسی پر فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے۔ ہر شخص کی زندگی محترم ہے۔ کسی شخص کی جان یا اس کا مال قبضہ میں کرنا حرام اور مطلق حرام ہے اور ناانصافی ہے۔

مضمون کے آخر میں مسجد بیت الرحمٰن کا ایڈریس اور فون نمبر بھی دیا گیا ہے تا لوگ پڑھ کر مزید معلومات حاصل کر سکیں۔

لورل لیڈر نے اپنی اشاعت 31 اکتوبر 2002ء میں ''مذہب'' کے تحت ایک اعلان لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الرحمٰن میں ایک بین المذاہب کانفرنس 3 نومبر کو ہو رہی ہے جس میں مختلف یعنی مذاہب

بدھ ازم، عیسائی، سکھ، یہودی، ہندو اور مسلمان شامل ہو رہے ہیں۔ اس کانفرنس کا عنوان ہے: ’’ہمسایہ کے حقوق اپنے مذہبی تعلیم کی روشنی میں‘‘۔

اخبار نے مسجد احمدیہ بیت الرحمان کا ایڈریس بھی دیا ہے۔

گزٹ کیمونٹی نیوز 30 اکتوبر 2002ء کی اشاعت میں بھی ہماری اس بین المذاہب کانفرنس کا اعلان شائع ہوا ہے اور وہی معلومات ہیں جو اوپر درج ہو چکی ہیں۔

دی گزٹ برٹنسوِل نے اپنی اشاعت 6 نومبر 2002ء میں اس عنوان سے خبر دی:

’’بین المذاہب کانفرنس میں شامل ہونے کے خواہشمند‘‘

اخبار لکھتا ہے کہ اس علاقہ میں لوگ مضبوطی کے ساتھ اپنے اپنے عقائد کے مطابق اپنی مذہبی رسومات اور عبادات بجالا رہے تھے اور خصوصاً نائن الیون کے بعد اس بات نے خاص طور پر زور پکڑ لیا ہے۔

خاکسار کے حوالہ سے اخبار نے لکھا کہ امام شمشاد ناصر آف مسجد بیت الرحمٰن نے کہا ہے کہ احمدیہ مسلم کیمونٹی سالہاسال سے بین المذاہب کانفرنس کر رہی ہے لیکن اس وقت لوگوں نے جو دلچسپی ظاہر کر کے اس میں شمولیت کی ہے، وہ ایک ریکارڈ ہے۔ اخبار نے لکھا کہ قریباً 400 مہمان اس میں شریک ہوئے جس میں بدھ مت، اسلام، یہودیت، سکھ ازم اور عیسائیت کے نمائندگان نے تقاریر کیں۔ اس کانفرنس کا موضوع تھا: ’’ہمسایوں کے بارے میں آپ کے مذہب کی تعلیم‘‘

اس کانفرنس میں بدھ مت کے نمائندہ نے کہا کہ مجھے حیرت ہوئی ہے کہ کس قدر مذاہب کی تعلیمات آپس میں ملتی جلتی ہیں اور یہ ایک دوسرے کے مذہب کو عالمی سطح پر بھی سمجھنے میں مدد دے سکتی ہے۔

عیسائی نمائندہ نے کہا کہ اس قسم کی کانفرنس ایک دوسرے کو قریب سے دیکھنے اور سمجھنے کا موقع دیتی ہیں جو کہ امن کے قیام کے لئے مفید ہے۔ اس سے بہت سی غلط فہمیوں اور بدظنیوں کا ازالہ ہو سکتا ہے۔

ایک اور عیسائی پادری ’’گائے کیری‘‘ جو اپنے چرچ سے 100 سے زائد لوگ لے کر آئے تھے، نے کہا کہ حال ہی میں جب ہم نے ایک دوسرے کی عبادت گاہوں کا وزٹ کیا اور ان کی عبادات کے طریق دیکھے اور سمجھے تو یہ ایک بہت بڑی بین المذاہب کانفرنس تھی۔

ایک اور پادری Currie Burris نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا: اس کانفرنس سے بہت سے فوائد ملے ہیں اور خصوصاً اسلام کو سمجھنے میں معلومات ملی ہیں گویا ہم سب ایک ہی دنیا ہیں۔

دی گزٹ نے بھی اپنی 23 اکتوبر 2002ء کی اشاعت میں A-3 پر انٹر فیتھ کانفرنس کا اعلان شائع کیا ہے کہ مختلف مذاہب کے مذہبی نمائندے احمدیہ مسجد بیت الرحمٰن میں شریک ہو رہے ہیں اور مسجد کا یہ ایڈریس ہے۔ اس خبر کا عنوان یہ تھا:

’’ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم اپنے عقیدہ و مذہب کی رو سے‘‘

دی گزٹ 16 اکتوبر 2002ء صفحہ A10 پر یہ خبر دیتا ہے:

’’ہم دعا کر رہے ہیں کہ شوٹنگ ختم ہو جائے اور امن قائم ہو‘‘۔

اس خبر کا پس منظر یہ ہے کہ منٹگمری کونٹی میں چند دنوں سے چھپ کر پوشیدہ طور پر کوئی شوٹنگ کر رہا تھا جس سے نہ صرف امن عامہ خراب ہو رہا تھا بلکہ معصوم جانوں کا بھی خون ہو رہا تھا اور ساری کیمونٹی میں ایک خوف وہراس کی کیفیت تھی یہاں تک کہ ہر شخص کام پر جاتے ہوئے، بچے سکول جاتے ہوئے خوف محسوس کر رہے تھے۔ اس شوٹنگ میں جو کئی دن جاری رہی، بڑوں کے علاوہ ایک بچہ بھی مارا گیا۔

اخبار نے یہ خبر دی کہ لوگ دعائیں کر رہے ہیں کہ اس کا خاتمہ ہو اور دوبارہ امن بحال ہو۔ اس سلسلہ میں مختلف عبادت گاہوں میں دعائیہ تقاریب بھی ہوئیں اور حکومتی سطح پر کونٹی ایگزیکٹو مسٹر ڈگ ڈنکن نے پریس کانفرنسز بھی کیں جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو متعدد بار بلایا گیا۔

خاکسار کے حوالہ سے اخبار نے لکھا کہ مسجد بیت الرحمان میں احمدیہ جماعت کے لوگوں نے تمام متاثرین کے لئے اور ان کے عزیز و اقارب کے لئے دعا کی ہے اگرچہ مسجد کا کوئی ممبر بھی اس شوٹنگ سے متاثر نہیں ہوا۔ امام شمشاد احمد ناصر نے کہا ہے کہ جب علاقہ میں ایک فرد بھی حادثاتی طور پر فوت ہوتا ہے تو علاقے کے سارے لوگ اس کے غم میں مبتلا ہوتے ہیں۔

امام شمشاد نے اس موقعہ پر دعاؤں پر زور دیا۔

اخبار نے خاکسار کے حوالہ سے مزید لکھا کہ 4 اکتوبر کی پہلی شوٹنگ کے فوراً بعد انہوں نے کونٹی ایگزیکٹو کے آفس میں فون کیا اور مسٹر ڈگ ڈنکن سے تعزیت کی اور کہا کہ کسی ایک جان کا ضائع ہونا بھی ایک بہت بڑا نقصان ہے اور ہمیں سب سے ہمدردی کرنی چاہئے۔

اسی طرح اخبار نے دیگر مذاہب کے لیڈران کے بھی ہمدردانہ، تعزیت اور خیرسگالی کے بیانات کو درج کیا ہے۔

دی منٹگمری جرنل نے بھی اپنی اشاعت صفحہ A1 پر تفصیل کے ساتھ ایک خبر دی ہے جس کا عنوان یہ تھا:

Muslims prepare for backlash of bias.

اخبار نے اس ضمن میں چیف پولیس کا بھی بیان دیا کہ چھپ کر اور پوشیدہ طور پر شوٹنگ کرنے سے 10 آدمی مارے گئے اور 3 بری طرح زخمی ہوئے ہیں۔ پولیس نے قاتل کو پکڑ لیا ہے۔ مسلمان طبقہ کے لئے یہ ایک پریشان کن خبر ہے کہ قاتل کا نام بانی اسلام کے نام پر ہے۔

خاکسار کے حوالہ سے اخبار نے لکھا کہ مسجد بیت الرحمٰن سلور سپرنگ کے امام شمشاد ناصر کہتے ہیں کہ ان کی جماعت کے دیگر افراد مسلمانوں کے خلاف ممکنہ منفی ردعمل کے بارے میں پریشان ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جو شخص اس قسم کی حرکت کرتا ہے وہ کسی صورت قابلِ رحم نہیں۔ اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ اس شخص کو اس کے انجام تک پہنچانا ضروری ہے۔

انہوں نے کہا کہ منٹگمری کونٹی کے مسلمان اس موقع پر علاقہ کے دیگر تمام باشندوں کے ساتھ ہمدردی اور یک جہتی کا اظہار کرتے ہیں۔ امام شمشاد نے مزید کہا کہ اس شخص نے اپنے نام کو بانی اسلام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام پر تبدیل کرنے پر ہمیں یقیناً غصہ اور تشویش ہے کیونکہ مسلمانوں کو ان کے نبی محمدؐ کے نام سے خاص عقیدت ہے۔ اپنے آپ کو خدا کہنا یا نبی کہنا ہمارے مذہب کے اصول کے خلاف ہے اور ہم نہیں جانتے کہ وہ شخص کیوں مسلمان ہوا یا اس نے کیوں بانی اسلام کا نام اپنے لئے اپنایا۔ یہ بات یقینی ہے کہ صرف ایک نام سے ہی کسی کو استثناء حاصل نہیں ہو جاتا۔ اگر کوئی شخص غلط کام کرتا ہے تو اس کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

علاقے کی مسلمان برادری کو اس بات سے یقیناً ٹھیس پہنچی ہے کہ گولی چلانے والے مجرم نے پولیس کو بیان دیتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ وہ خدا ہے۔ مسٹر شمشاد نے مزید کہا:

یہ جان کر کہ گولی چلانے والے محمد کا تعلق Sniper حملوں سے ہے، سب مسلمان اس کو اپنی برادری سے خارج کرتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا اس شخص سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔

خاکسار نے اس وقت تک اخبارات میں جو خبریں آئی ہیں اُن کی مختصر رپورٹ پیش کی ہے۔ لیکن یہ سلسلہ یہیں ختم نہیں ہو جاتا۔ ان خبروں کا پس منظر اور پھر اخبارات میں شائع ہونے کے بعد کیا ردعمل ہوا۔ کہاں کہاں مخالفت اور پھر کس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کی توفیق ملی اور کس طرح تبلیغ کے مزید دروازے کھلے وہ حصہ پیش کیا جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں خاکسار نے 29/ جولائی 2002ء کو دفتر وکالت تبشیر میں جو رپورٹ بھجوائی وہ یہاں درج کرتا ہوں۔

1۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ریجن میں مذہبی رواداری کی فضاء میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ عیسائی، یہودی اور دیگر مذاہب کے لوگ آپس میں دلچسپی لینے لگے ہیں اور ایسے پروگرام بنا رہے ہیں جس میں سب کو مدعو کیا جائے۔ لوگ ایک دوسرے کی مذہبی عبادت گاہوں میں بھی جانے لگے ہیں اور ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں اور احترام انسانیت کی باتیں کرنے لگے ہیں۔

سانحہ 11/ ستمبر 2001ء کے بعد ایک یہودی آرگنائزیشن نے ہمیں اپنے سکول میں بلایا تھا جہاں پر خاکسار نے اسلام کے بارے میں تقریر کی۔ اب اسی آرگنائزیشن نے ہمیں فون کیا کہ وہ اپنے اساتذہ، والدین اور طلباء کو لے کر آنا چاہتے ہیں اور مسجد دکھانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ 35 طلباء، 7 والدین اور 2 اساتذہ مسجد بیت الرحمان آئے۔

ہم نے اُن کے لئے یہ پروگرام طے کیا تھا کہ ہمارے سنڈے کلاس کے دو بچے تقریر کریں گے۔ پہلی تقریر اسلام کے تعارف پر تھی۔ دوسری تقریر قرآن کریم کے بارے میں تھی۔

تقاریر سے قبل خاکسار نے جماعت احمدیہ کا عمومی تعارف نیز مسجد بیت الرحمان کے بارے میں بتایا۔

جب دو تقاریر ہو چکیں تو سوال و جواب کا پروگرام تھا۔ چنانچہ 45 منٹ تک سوال و جواب ہوئے۔ اس کے بعد ان سب کو دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ بہت اچھا اثر لے کر گئے۔ انہوں نے شکریہ کا خط بھی لکھا بلکہ اُن کے بچوں نے بھی شکریہ کے خطوط بھجوائے۔

2۔ کولمبیا یونین کالج کا ذکر خاکسار اس سے قبل رپورٹ میں کر چکا ہے۔ اس کالج کے 2 پروفیسر باقاعدہ اپنے طلباء کو مسجد لا رہے ہیں۔ چنانچہ ایک عیسائی پروفیسر اپنے 36 طلباء کو لے کر مسجد بیت الرحمان آئے۔ ان سب کو اسلام کے بارے میں بتایا گیا نیز سوال و جواب بڑے دلچسپ اور دوستانہ ماحول میں ہوئے۔ ان سب کی ضیافت بھی کی گئی۔

انہوں نے مسجد میں نمائش بھی دیکھی اور اسلام کے بارے میں لٹریچر بھی ساتھ لے کر گئے۔ زیادہ تر یہ سوالات تھے۔

(1) اسلام امن کا مذہب کہلاتا ہے لیکن مسلمانوں میں کہیں بھی امن نظر نہیں آتا۔

(2) اسلام میں جہاد کا کیا نظریہ ہے۔

(3) جب اسلام قتل و غارت اور دہشت گردی کی تعلیم نہیں دیتا تو مسلمان کیوں ایسا کرتے ہیں۔

(4) عورتوں کے ساتھ کیوں برا سلوک کیا جاتا ہے نیز انہیں پردے میں کیوں الگ رکھا جاتا ہے۔

(5) قرآن تو کہتا ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو جہاں کہیں پاؤ انہیں قتل کر دو۔ وغیرہ اعتراضات پر مشتمل سوالات تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب کے احسن رنگ میں جواب دینے کی توفیق ملی۔

3- COLES VILLE PRESBYTERIAN چرچ کا بھی پہلے ذکر ہو چکا ہے ان کے ساتھ مسلسل رابطہ ہے چنانچہ انہوں نے ایک اور پروگرام کیا اور خاکسار کو اپنے چرچ میں بلایا جس دن انہوں نے اپنا پروگرام رکھا تھا ہماری مسجد میں 2 پروگرام تھے اور اسی وقت تھے۔ جب ہم نے معذرت کی تو کہنے لگے کہ اگر آپ نہیں آسکتے تو کوئی نمائندہ ضرور بھجوائیں چنانچہ میری لینڈ کے صدر جماعت مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب اُن کے پروگرام میں شریک ہوئے۔

4- علاقہ جہاں مسجد بیت الرحمان واقع ہے۔ میں بہت سی دوسرے مذاہب کی عبادت گاہیں بھی ہیں۔ ہندو، سکھ، عیسائیوں کے بہت سے فرقوں کی چرچ اور یہودیوں کی عبادت گاہ، کورین عیسائیوں کے چرچ وغیرہ

مختلف مذہبی لیڈر ہر مہینہ میں ایک بار میٹنگ کرتے ہیں خاکسار نے ہی اس کو شروع کیا ہے۔ چنانچہ خاکسار ان کی میٹنگز میں شامل ہو رہا ہے۔ اسے ہم کلرجی میٹنگ کہتے ہیں اس طرح ایک میٹنگ جو کہ قریباً 2 گھنٹہ جاری رہی اور مختلف مذہبی سوالات ایک دوسرے سے کرتے رہے تا کہ آپس میں افہام وتفہیم کی فضا پیدا ہو۔ اس مرتبہ 6 مذہبی لیڈر شامل ہوئے تھے خاکسار نے ان سب کو احمدیہ گزٹ کا ''مسیح موعود نمبر'' جس میں مسیح کی آمد ثانی اور نظریہ جہاد کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سے حوالہ جات شائع کئے تھے پیش کئے۔ نیز جماعت امریکہ نے اس سانحہ 11/ ستمبر کے بعد 2 نئے پمفلٹ (کتابچے)

1. UNDERSTANDING ISLAM
2. JIHAD AND WORLD PEACE

شائع کئے ہیں جو ان سب کو دیئے۔ اگلے دن خاکسار نے ان سب کو فون کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سب ان کتابچوں کا دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کر رہے ہیں۔

5- عوام الناس جو کہ زیادہ تر عیسائی ہیں جب ان کے چرچوں میں جا کر اسلام کی تعلیم بیان کی جاتی ہے یا جب یہ لوگ مسجد آتے ہیں تو سوال وجواب کر کے اپنی تشنگی دور کر لیتے ہیں لیکن پادری صاحبان ایسا بہت کم کرتے ہیں۔ اس لئے خاکسار نے یہ پروگرام بنایا کہ ایک ایک کو دعوت دی جائے اور اس کے ساتھ گفتگو کی جائے چنانچہ اس دوران درج ذیل پادریوں کے ساتھ الگ الگ میٹنگ اور گفتگو اور سوال و جواب کئے گئے۔

1. Rev RICHARD KUKOWSKI

ان کے بارے میں یہ بتانا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ یہ پہلے کیتھولک فرقہ کے ایک چرچ میں پادری تھے۔ اور ایک لمبا عرصہ اُن کے پادری رہے ہیں۔ یہ خود سناتے ہیں کہ چونکہ ہم لوگ شادی نہیں کرتے۔ اسی چرچ میں ایک اور خاتون نن (NUN) تھیں۔ ہر دو نے کیتھولک فرقہ کو خیر باد کہہ کر اپنی شادی کر لی اور پھر دوسرے چرچ میں جا کر ملازمت کر لی۔ یہ چرچ ہمارے نزدیک ہی ہے۔ اور یہ اس کے پادری ہیں۔

2. Rev Elizbeth Lerner (الزبتھ)

یہ بھی ایک ہمسایہ چرچ یونیٹیرین چرچ کی پادری ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب کا مطالعہ کر رہی ہیں۔

3. Rev Stephen M.Anderson

یہ یونائیٹڈ چرچ آف کرائسٹ کے پادری ہیں انہیں تو جب بھی کوئی خلش ہوتی ہے اسلام کے متعلق فوراً مسجد آجاتے ہیں۔

4. Rev Donald R.Kelly

یہ BAPTIST چرچ کے پادری ہیں اسلام کے بارے میں انہوں نے مختلف اعتراضات کئے جن کے جواب دینے کی توفیق ملی۔

5. Rev Lanther Marie Mills

یہ مسجد بیت الرحمان کے ہمسایہ میں ایک افرو امریکن چرچ کی پادری ہیں اسلام کے متعلق بہت متعصّبانہ رویہ رکھتی ہیں۔ ملنا بھی گوارا نہیں کرتیں۔ متعدد مرتبہ ان کو فون کئے گئے مگر کوئی جواب نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بار بار کے رابطے سے پھر یہ مسجد آئیں اور 1½ گھنٹہ تک رہیں۔ جماعت کا لٹریچر بھی از خود ساتھ لے کر گئیں۔ اب انہیں ایک فنکشن کے لئے مسجد میں بلایا ہے اور اس نے آنے کی حامی بھری ہے۔

6. Rev Dr Ted Durr

یہ بھی ایک ہمسایہ چرچ کے پادری ہیں اچھے شریف النفس ہیں۔ احترام سے پیش آتے ہیں۔ ہماری کتب کا مطالعہ کرتے ہیں اور انہیں جو چیز اچھی معلوم ہو اپنے چرچ میں اس کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ جس دن خاکسار کو ملنے آئے تو انہوں نے بتایا کہ گذشتہ رات اُن کے چرچ میں قریباً ایک سو لوگ جمع تھے میٹنگ کے لئے، اُن سب کو ہمارے دو کتابچوں یعنی ''جہاد'' (اور دنیا میں امن کس طرح قائم ہوسکتا ہے۔) اور ''اسلام'' میں سے اقتباسات پڑھ کر سنائے تھے اور یہ بھی کہا کہ ہم امن کی کوششوں اور جہاد کی جو تشریح آپ نے کی ہے اس کی بھرپور تائید اور حمایت کرتے ہیں جو باتیں بھی آپ نے ان کتابچوں میں لکھی ہیں جہاد کی تشریح میں وہ درست ہیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے مزید 100، 100 کتابچوں کا مطالبہ کیا تا کہ اپنے چرچ کے لوگوں کو پڑھنے کے لئے دے سکیں۔

ایک مرتبہ خاکسار اتوار کے دن ان کے چرچ گیا تو یہ پادری صاحب اپنی عبادات بجا لا رہے تھے۔ میں ایک طرف بیٹھ گیا۔ انہوں نے اپنی تقریر کے دوران خاکسار کو سٹیج پر بلایا۔ خوش آمدید کہا اور پھر درخواست کی کہ میں بھی حاضرین کو کچھ کہوں۔ چنانچہ اس دن کی عبادت کی تقریب میں یہ ''MOTHER DAY'' منا رہے تھے۔ خاکسار نے اسی کی مناسبت سے اسلام میں والدین کے عزت و احترام اُن کی محبت و اطاعت کے بارے میں بتایا جس پر انہوں نے خوب تالیاں بجائیں۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ میری تقریر کے بعد انہوں نے حاضرین کو ہمارے دونوں کتابچے نہ صرف دکھائے بلکہ پڑھنے کی تلقین کی۔ اس وقت چرچ میں عبادت میں شریک لوگوں کی حاضری 80-90 کے قریب تھی۔

7. Pastor Brian D.Melaren

یہ بھی ایک نزدیکی چرچ کے پادری ہیں بڑے اچھے ہیں بذریعہ فون نہ صرف حالات پوچھتے ہیں بلکہ یہ پیشکش کرتے ہیں کہ کسی وقت کوئی ضرورت پڑ جائے آپ کی جماعت کے لوگوں کو تو ہمیں فوراً فون کر سکتے ہیں۔

چنانچہ اِن سات پادریوں کے ساتھ الگ الگ میٹنگ کی گئی۔ اور انہیں جماعت احمدیہ کے مؤقف کے بارہ میں خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں، اسلام اور جہاد، امن کی تعلیم، عورتوں کے مقام وغیرہ کے بارے میں ان کے شکوک وشبہات کا ازالہ کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔

6- منٹگمری کونٹی ایسٹرن حلقہ کی ایک میٹنگ تھی جس کی انچارج BECKY SMITH ہیں۔ انہوں نے علاقہ میں ''انسانی خدمات'' کے سلسلہ میں چند رضا کارانہ پروگرام چرچوں کے لیڈروں اور دوسری آرگنائزیشن سے مل کر بنائے ہیں چنانچہ ہمیں بھی دعوت نامہ بھجوایا۔ خاکسار مکرم چوہدری امجد صاحب، مکرم چوہدری اسلم پرویز صاحب کے ساتھ اس میٹنگ میں شامل ہوا۔ یہاں پر 35 لوگ تھے جب ہر ایک نے اپنا اپنا تعارف کرایا تو ایک پادری جن کا اوپر تفصیل سے ذکر ہو چکا ہے ''TED DURR'' انہوں نے اپنے تعارف میں بتایا I am a friend of Ahmadiyya کہ میں ''احمدیہ'' کا دوست ہوں۔ ان سب لوگوں کو ہم نے اپنے دو کتابچے دیئے اور مسجد آنے کی بھی دعوت دی۔

میٹنگ کے اختتام پر یہ بات سامنے رکھی گئی کہ اگلی میٹنگ کہاں کی جائے۔ جب سب خاموش رہے تو ہم نے کہا کہ ہم مسجد بیت الرحمان کی آفر کرتے ہیں کہ اگلی میٹنگ آپ ہمارے ہاں کریں۔ اس پر سب خوش ہوئے۔ چنانچہ اگلی میٹنگ مسجد بیت الرحمان میں کی گئی اور علاقہ کے مذہبی لیڈر اور دوسری تنظیموں کے سربراہ ہمارے ہاں تشریف لائے اور میٹنگ کی جس پر یہ بہت خوش ہوئے انہوں نے جا کر شکریہ کا خط بھی لکھا۔

7- PBC (پبلک ٹی وی چینل نمبر 32) والوں کا فون آیا کہ وہ ایک پینل ڈسکشن کرانا چاہتے ہیں جس میں یہودی، عیسائی، مسلمان ہوں گے۔ اس ڈسکشن کے لئے میں اُن کے سٹوڈیو میں آجاؤں خاکسار کا تعارف پبلک ٹی وی چینل والوں کو ہمارے علاقے کے ایک پادری نے کرایا کہ اگر آپ مسلمانوں میں سے کسی کو بلانا چاہتے ہیں تو مسجد بیت الرحمان واشنگٹن جو کہ احمدیہ جماعت کی ہے کے امام کو بلائیں۔ خاکسار وقت مقررہ پر اس ڈسکشن میں شامل ہونے کے لئے پہنچ گیا۔ الحمد للہ کہ ½ گھنٹہ کا پروگرام ریکارڈ کرایا گیا۔ یہ پروگرام خدا تعالیٰ کے فضل سے متعدد مرتبہ TV پر دکھایا جا چکا ہے۔ اور بعض جاننے والے غیر از جماعت دوستوں نے فون پر بتایا کہ آپ کا پروگرام دیکھا تھا۔ یہ پروگرام میں امریکہ میں مذہب کی صورت حال اور 11/ ستمبر کے واقعہ کے بعد جو ردعمل ہوا کے بارے میں تھا۔

اس پینل میں ایک آدمی ایسا بھی شامل تھا جو کہ ABC (امریکن براڈ کاسٹنگ کارپوریشن) کی طرف سے رومن کیتھولک پر فلم بنا رہا ہے، اس کو خاکسار نے اس وقت لٹریچر نہ دیا جب کہ دوسرے سب موجود 8 احباب کو جماعت کے تعارف پر مشتمل لٹریچر اور مسجد بیت الرحمان کی تصویر دی۔ اگلے دن ان کا فون آیا کہ مجھے آپ نے کوئی لٹریچر نہ دیا۔ اُن کا ایڈریس لے کر اسی وقت اُن کو ضروری چیزیں بذریعہ ڈاک بھجوائی گئیں اب انہیں دعوت دی گئی ہے کہ وہ مسجد آئیں۔

8- ایک پادری صاحب جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ Rev Richard Kukowski ''مسٹر رچرڈ کوکاسکی'' انہوں نے خاکسار

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

کو فون پر بتایا کہ 28 چرچوں اور یہودیوں کے لیڈر صاحبان کی ایک میٹنگ ہے۔ آپ اس میں ضرور شامل ہوں۔

خاکسار اس میٹنگ میں شامل ہونے کے لئے مع جماعت کے درج ذیل دوستوں کے وہاں پر پہنچ گیا۔ 1۔مکرم چوہدری امجد صاحب 2۔ مکرم سید آفتاب علی شاہ صاحب 3۔ مکرم چوہدری اسلم پرویز صاحب 4۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب۔

اس میٹنگ میں کونٹی کے ناظم اعلیٰ، چیف آف پولیس، کونسل ممبران اورسکولوں کے بورڈ کے ممبران بھی موجود تھے۔ خاکسار کو بھی مختصراً تقریر اور تعارف کا موقع ملا۔ اس موقع پر جو حاضری بتائی گئی وہ 472 تھی۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ اتنی تعداد میں لوگوں تک پیغام حق پہنچانے کا خود ہی بندوبست کر دیا ورنہ کہاں یہ پادری اور کہاں اسلام کا پیغام۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے پیغام کو برکت بخشی کہ خاکسار کی تقریر ختم ہوتے ہی ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

پھیر دے میرے مولیٰ اس طرف جگ کی مہار

وہاں موجود چیدہ چیدہ اور اہم شخصیات کو اسلامی لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

☆...☆...☆

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

کی خوبصورت تعلیم تو یہ ہے جو پیار، محبت اور بھائی چارہ سے رہنے اور مذاہب کے عزت و احترام کی تلقین کرتی ہے۔ جو کچھ ہوا وہ یقیناً ظلم تھا۔ تو یہ ایک تعارف کا ذریعہ بنے گا۔ عیسائیت کو چھیڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بڑی حکمت سے اسلام کی خوبیاں بیان کرنے کی ضرورت ہے تا کہ زیادہ سے زیادہ اسلام کا تعارف ہو۔ اور پھر یہ بتایا جائے کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آ کر اسلام کا یہ صحیح رخ پیش کیا ہے جو دنیا کی نجات کا باعث بننے والا ہے۔۔۔۔۔ دلوں کو مائل کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے اور تبلیغ کرنا انبیاء کے ساتھ الٰہی جماعتوں کے افراد کا کام ہے۔ پس ہمارا کام یہ ہے کہ اپنے ملک کے حالات کے مطابق یہاں تبلیغ کے نئے نئے راستے تلاش کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 9/ اپریل 2010ء بحوالہ الاسلام)

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

گئی تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس سے اس کی یہ تشریح ہوسکتی تھی تو پھر وہی تسلیم ہو گی اور اگر نہیں تو پھر وہ اپنی بات کو درست کر لے گا۔ لیکن بہرحال یہ سمجھنا کہ اس نے یہ کہا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا۔ آپس میں تضاد کیوں ہے؟ یہ باتیں غلط ہیں۔ تضاد کوئی نہیں ہوتا، ہاں بعض دفعہ عدم علم ضرور ہوتا ہے۔

پھر ایک چاند اور سورج گرہن کے واقعہ کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کا یہ بڑا مشہور واقعہ ہے کہ ایک مخالف مولوی جو غالباً گجرات کا رہنے والا تھا ہمیشہ لوگوں سے کہتا رہتا تھا کہ مرزا صاحب کے دعوے سے بالکل دھوکہ نہ کھانا۔ حدیثوں میں صاف لکھا ہے کہ مہدی کی علامت یہ ہے کہ اس کے زمانے میں سورج اور چاند کو رمضان کے مہینے میں گرہن لگے گا۔ جب تک یہ پیشگوئی پوری نہ ہو اور سورج اور چاند کو رمضان کے مہینے میں گرہن نہ لگے ان کے دعوے کو ہرگز سچا نہیں سمجھا جا سکتا۔ اتفاق کی بات کہ وہ (مولوی) ابھی زندہ ہی تھا کہ سورج اور چاند کے گرہن کی پیشگوئی پوری ہوگئی۔ (گرہن لگ گیا تو) اس (مولوی) کے ہمسائے میں ایک احمدی رہتا تھا اس نے سنایا کہ جب سورج کو گرہن لگا تو اس مولوی نے گھبراہٹ میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھ کر ٹہلنا شروع کر دیا۔ وہ ٹہلتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا ’’ہُن لوگ گمراہ ہون گے۔ ہُن لوگ گمراہ ہون گے‘‘ یعنی اب لوگ گمراہ ہو جائیں گے۔ اس نے یہ نہ سمجھا کہ جب پیشگوئی پوری ہوگئی ہے تو لوگ حضرت مرزا صاحب کو مان کر ہدایت پائیں گے۔ گمراہ نہیں ہوں گے۔ آپ فرماتے ہیں کہ عیسائی بھی ایک طرف تو یہ مانتے تھے کہ وہ تمام علامتیں پوری ہوگئی ہیں جو پہلی کتب میں پائی جاتی ہیں مگر دوسری طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ سن کر وہ یہ بھی کہتے تھے کہ اس وقت اتفاقی طور پر ایک جھوٹے نے دعویٰ کر دیا۔ جیسے مسلمان کہتے ہیں علامتیں تو پوری ہوگئیں مگر اتفاق کی بات یہ ہے کہ اس وقت ایک جھوٹے نے دعویٰ کر دیا ہے۔ مگر عجیب بات یہ ہے کہ ایسا اتفاق ایک جھوٹے کو ہی نصیب ہوتا ہے (اور) سچے کو نصیب نہیں ہوتا‘‘۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 10 صفحہ 56) جھوٹے کے حق میں تو تائیدات ظاہر ہوتی ہیں اور سچوں کے حق میں آجکل کچھ نہیں ہو رہا۔

(خطبہ جمعہ 27/ فروری 2015ء)

درخواست دعا

اخبار روزنامہ الفضل لندن آن لائن کو مختلف جہت سے قارئین کی طرف سے دُعاؤں کی درخواستیں ملتی رہتی ہیں۔ جو گاہے بگاہے شائع کر دی جاتی ہیں تا جو دوست یا خواتین بیمار ہیں وہ دنیا بھر کے احمدیوں کی دُعاؤں کے طفیل صحت پائیں۔ جو پریشان ہیں، مشکلات میں ہیں ان کی پریشانیاں اور مشکلات دور ہوں۔ جن کی اولاد نہیں یا اولاد نرینہ کی درخواست کر رہے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کی گودیں نیک، صالح، صحت مند اولاد سے ہری کرے۔ جو امتحانات دے رہے ہیں وہ نمایاں کامیابی پائیں۔

قارئین روزنامہ الفضل لندن آن لائن شہداء احمدیت کے پسماندگان کو اور اسیران راہ مولیٰ کو بھی اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اسیران کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے اور اسلام احمدیت کو دن دوگنی رات چوگنی ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح کو کامل صحت کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے۔ اپنی حفاظت خاص میں رکھے اور روح القدس سے اپنی تائیدات سے نوازتا رہے اور ہم تمام احباب جماعت کو خلافت کی برکات و فیوض سے حصہ لینے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

(ادارہ)

09 دسمبر 2020ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	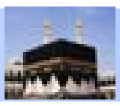	05:26	17:39
مدینہ منورہ	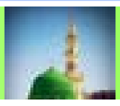	05:31	17:34
قادیان	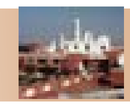	05:50	17:25
ربوہ	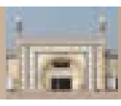	05:30	17:05
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:26	15:56